منشورِ محمدی

۱۳۰۶ھ

بنگلور

منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم
باختم و مہر آمدہ منشور محمدؐ

حقانیت بلا تحریف انجیل جلیل
گویان صفت سیرت سید رسل محمد

نمبر ۵ | مطبوعہ ۱۵ صفر المظفر ۱۳۰۶ ہجری | جلد ۱۸

اشتہاریہ اخبار عشرہ وارد جناب تردید مذہب عیسوی چھپتا ہی قیمت سالانہ بحساب ۵ روپیہ بذریعہ منی آرڈر مقدم آنی چاہیے

قبول اسلام

جناب مولوی محمد شریف صاحب دام الطافہم

بعد سلام مسنون کے ملتمس ہون کہ بتاریخ ۷ محرم الحرام ۱۳۰۶ ہجری بروز جمعہ ایک شخص مسمی کشنا برضا و رغبت خود مشرف باسلام ہوا عبد الرحمن نام رکھا گیا فقط۔

کمترین محمد سلطان از کوہ المورہ ضلع کمایون۔

اسلام اور اسکے عقائد و احکام کے خوبیان

یہ بات ہر مذہب و ملت کے انصاف پسند دن علی الخصوص عیسائی مصنفون سے تسلیم کر لی گئی ہے کہ اسلام کے عقائد و اعمال مین جو خوبیان مجموعہ پائی جاتی ہین وہ کسی مذہب مین نہین پائی جاتی ہین

گبن۔ کارلائل۔ ہگنس۔ ارونگ۔ واسو تہہ امتہہ کے نام انہین معترفین و مقرین خوبی و فضائل اسلام کی ذیل ناظرین دیکھہ چکے ہین ان کے تحریرات کے مختصر نمونہ بھی کئے دفعہ منشور محمدی مین شایع کئے جا چکے ہین۔ ان کی مدلل تحریرین جو اس نئی روشنی کے طرز پر ہین اسبات کے گواہ ہین کہ مبارک مذہب اسلام ہر زمانہ ہر وقت ہر شہر مین قابل پیروی ہے۔

اسلام کی خوبیون اور افادہ عام کا لحاظ کرکے گویا اس کے معنی موضوع لہ مین یہ امر قرار پا گیا ہے کہ اسلام دین و دنیا کے لئے انتہا غیر محدود خوبیون کو پہونچانے والی چیز کا نام ہے۔

انہین عیسائی مصنفین سے جنکا نام ہمنے اوپر لیا ہے بعض نے آزادی کے ساتھ اسلام کے چند مسائل پر جہان اوروں کو اعتراض کرتے دیکھا

خود بھی اعتراض کئے ہین اور اوس کے معقول طرح
سے جواب دئے ہین:
اسلام کے طلاق اور کثرت ازدواج پر اعتراض
کچھ نئی بات نہین ہے ایک مدت سے اوس قبیل
کے لوگ جنکو تعصب و عناد مین کمال ہوتا ہے اور
اپنے مذہب سے بھی بے خبر رہتے ہین ان دو مسائل
پر اعتراض کرتے آئے ہین اور اہل اسلام بھی بار
بار ان کے جواب دئے ہین اہل اسلام نے جواب
الزامی مین خود ان کے مذہب مین ان مسایل
کا پایا جانا بیان کیا ہے اور جواب تحقیقی مین انکی
دونون مسایل کا زمانہ جاہلیت مین جاری رہنا
اور اوسکو وقت کا لحاظ کرکے چار تک محدود
کرنا اور پھر تعدیل کی قید سے مقید کرنا اور پھر
طلاق کی ضرورت اور ان دونون مسائل کا
اسلام مین بخلاف مذہب عیسوی کے نہایت عمدگی
سے بیان ہونا وغیرہ امور سے خوب بحث کی ہے
حال مین انہین دو اعتراضون کو جن کے کئی دفعہ
جواب دئے جاچکے تھے بڑی محنت اور جان
فشانی سے تلاش کرکے پادری صاحب نے اس سے
جو یقینا سالہا سال کی کمائی ہے نور افشان
کے کالمون مین جو ہمیشہ ایسی ہی باتون کے لئے
وقف ہین طبع کرایا اور اس پر اس درجہ نازان
ہوئے کہ خدا کی پناہ اور اسی کی خوشی مین
جامہ سے باہر ہوگئے اور جناب کو اب سر و پا
کی بھی خبر نہ رہی ہے

اتنی کہان حواس کہ تدبیر مرگ ہو
اپنی خبر نہین مجھے کیا جانے کیا ہے آج

کہین تو ان مسائل کو کھیل بازی بنایا اور کہین
کچھ اور کہین کچھ مسلمانون نے ابھی صرف الزامی
جواب تسلیم کیا تھا کہ خود انہین کے ہم مذہبون نے
اسکے جوابون کی توہین لگادی اور اعتراضون کی
وقعت اور پادری صاحب کی تہذیب کا خاکہ اڑا
اور اسی کھیل بازی کا (بہ زبان پادری صاحب)
اپنے مذہب مین بھی پایا جانا تسلیم کرلیا۔ اب پادری
صاحب کچھ نادم ہوئے اور خوشی کی خمار کی سے
ذرا بیدار ہوئے تو سمجھے کہ فی الحقیقت ہمارا مذہب
ہی اس سے مشوب ہوگیا اب باغین بنانے
سے ہوتا کیا ہے پادری صاحب متوحش سمجھ کر ایسے
کام کیا کرین۔ عیسائیون کے تحریرات کا خلاصہ جو
پادری صاحب کی تردید مین طبع ہوئے اسی جناب
سے قریب صفحہ مین ملاحظہ کرین۔

عیسائیون کے سوالون کے جوابون پر مشتمل رسالے
اسلام کے رد مین
(بقیہ)
ضیاء النورین
یعنے
جواب رسالہ پادری تھاکرداس

پادری صاحب لکھتے ہین قولہ قرآن کے مطالعہ سے
یہ بات بالکل صاف معلوم ہوتی ہے کہ اوس مین

پاکیزگی پر چندان زور نہین دیا ہے صرف ظاہری باتون
مین بعض سے بچنا اور بعض کو کرنا درگاہ الہی مین مقبول
ہونے کے موجب کہے ہین مگر روحی پاکیزگی کی طرف
حضرت کا خیال کچھ کم معلوم ہوتا ہے بلکہ یہان تک
کہہ سکتے ہین کہ حضرت اسکی ماہیت اور ضرورت سے
ناواقف معلوم ہوتے ہین۔ اسکا جواب مولوی نصرت
علی صاحب جو رسالہ معنون بعنوان کے مصنف ہین
یون دیتے ہین جواب حضرت عیسیٰ اور حضرت پیغمبر
اسلام صلعم کے حالات زندگی جنکو زمانہ دراز گذر چکا
ہے تحقیق کرنے سے یہ امر عیان تر ہے کہ اسوقت عیسائیون
اور مسلمانون کے حالات جو پیش نظر موجود ہین
اونہین پر غور کرین کہ خدا کی دی ہوی شریعت
مین یہودیون اور عیسائیون اور مسلمانون کے
اختیار کرنے یا اختلاف جو کچھ معنی سمجھے جاتے
ہین ان مین سے کسی قوم کو ترقی ہے آیا تمام روئے
زمین پر کوی قوم حتی کہ بت پرست بھی عیسائیون
کے برابر شراب پینے والے ہین؟ یا ریاخوری
مین جسکی شدید ممانعت قرآن و توریت مین موجود
ہے (دیکھو یرمیاہ ۱۵ باب ۱۰۔ احبار ۲۵ باب ۳۶
و ۳۷۔ خروج ۳۲ باب ۲۵۔ اور قرآن سورہ
بقر رکوع ۳۸) عیسائیون کے طرح مسلمان بھی ترقی
کئے ہوے ہین؟ اور اسی طرح ہر طرح کی نجاست
اور بدکاری اور خود غرضی اور قومون کی بد
خواہی مین عیسائیون سے زیادہ آیا اور کوئی
قوم بھی ہے؟ کیا انجیل مین برملا جھوٹہ بولنے
کی جسپر مدار دین و ایمان اور سارے معاملات
دنیا کا ہے تعلیم نہین ہے (رومیون کا ۳ باب ۷)
کیا خواص و عوام مسیحیون کا مجلسون مین ناچنا
گانا یہ بھی کوی باطنی عبادت ہے۔ باقی آیندہ

بقیہ ریویو رسالہ عدم ضرورت قرآن مؤلفہ پادری ٹھاکرداس

رہا مسٹر صاحب کا اخلاقی شریعت کو نسخ سے مستثنی
کرنا اور شریعت رسمی کے اندر اوسکا وقوع ممکن
بتلانا سو یہ ایک دعوی بیدلیل بلکہ خلاف تنزیل
ہے کیا نہین ہے کہ حضرت مسیح فرماتے ہین (سبت
آدمی کے واسطے ہوا نہ آدمی سبت کے واسطے)
دیکھو مرقس ۲ باب آیت ۲۷۔ جس سے واضح ہے کہ
اخلاقی شریعت بھی منسوخ ہونی ممکن ہے کیون کہ
نسخ پذیر ہو سکے نہین سبت کا یہان تک کہ رہے
جو کہ اخلاقی امور مین نصاری کے نزدیک مانا
جاتا ہے بلکہ جماعت نصاری نے تو سبت کو ایسا
منسوخ کیا کہ اوس کے بجائے یکشنبہ ٹہرا لیا حالانکہ
جسوجہ پر وہ یکشنبہ کی تعظیم عوض مین سبت کی تعظیم
کرتے ہین انصافا دیکھئے تو یہ عزت سبت کا حق ہے
کیونکہ بزعم نصاری اسدن حضرت مسیح کفارہ دینی
امت کے گناہون کے ہوے۔ اور کیا نہین روشن
ہے کہ جب مثلاً بابت حلال و حرام نکاح و طلاق
طریقہ عبادت وغیرہ سے نسخ واقع ہوگا تو جو کچھ
اون کے نسبت نسخ سے پیشتر اعتقاد کیا جاتا تہا وہ

بھی بیشک منسوخ ہوگا حالانکہ اعتقاد اخلاق چیز ہے
نہ کہ ظاہری ریت و رسوم۔ اسی طرح صبر کرنے یا نہ
کرنے کی خصلت ہونا اور اوسپر عمل کرنا اخلاقی بات
ہے تو بھی اوسکا نسخ ثابت ہے دیکھو متی ۵ باب آیت
۳۸ تم نے سنا ہے کہ کہا گیا آنکھ کے بدلے آنکھ
اور دانت کے بدلے دانت۔ ۳۹۔ پر میں تمہین
کہتا ہون کہ ظالم کا مقابلہ نہ کرنا بلکہ جو کوئی تیرے
دہنے گال پر طمانچہ مارے دوسرا بھی اسکے طرف
پھیر دے) باقی مسٹر صاحب کا یہ قول (اور آخر کا
وہ تجویز نجات جو توریت و انجیل مین ظاہر ہوئی
ہے منسوخ نہین ہوسکتی۔) اگر اس سے خدا یتعالی
کا فضل مراد ہے جو کہ بدون کسی عوض اور تقش
مسیحی کفارہ ماننے اور وسیلہ ٹھہرائے جانے کے
مومنین کے لئے جو اوس کے کسی فرستادہ برحق
سے منکر نہین ہوتی اور ہادی وقت کی پیروی
کرتے ہین مقرر کیا گیا ہے تو بیشک یہ ایسی ہی
چیز ہے کہ نسخ پذیر نہین ہے ورنہ اگر اپنے ہم مشربون
کی تقلید مین ہوکر انجیل وغیرہ کتابون کی مادل
آیتون سے یہ سمجھ کر کہ نجات حضرت مسیح کے متعلق
ہونے سے ایمان دارون کے لئے ایسی تجویز کی
گئی ہے کہ کبھی منسوخ نہین ہوسکتی تو صرف ایک
غلط خیال ہے جیسے کہ متی ۲۰ باب کی آیت ۲۳
سے ظاہر ہے (لیکن میرے دہنے اور میرے بائین
طرف بیٹھنا میرے اختیار مین نہین کہ دون
مگر اون کو جن کے لئے میرے باپ نے مقرر کیا)
کیونکہ اس آیت مین ظاہر کیا گیا ہے کہ نجات محض قبضہ
خدا مین اور فضل الٰہی پر منحصر ہے جس کے سامنے خود
حضرت مسیح کو کچھ مجال نہین ہے۔ پھر اسی متی ۱۰ باب
مین ہے (۲۱ نہ ہر ایک جو مجھے خداوند خداوند کہتا
ہے (یعنے مجھپر ایمان لاتا ہے) آسمان کی بادشاہت
مین شامل ہوگا مگر وہی جو میرے باپ کی مرضی (یعنے
حکم) پر چلتا ہے۔ ۲۲۔ اس دن بہتیرے مجھے کہین گے
ای خداوند ای خداوند کیا ہم نے تیرے نام سے
نبوت (یعنے منادی) نہین کی اور تیرے نام سے
دیوؤن کو نہین نکالا اور تیرے نام سے بہت سی
کرامات ظاہر نہین کین۔ ۲۳۔ اور اوسوقت مین
اون سے صاف کہہ دونگا کہ مین کبھی تم سے واقف
نہین تھا ای بدکارو میرے پاس سے دور ہو) ان
آیات سے صاف آشکارا ہے کہ وہ چیز جو کہ نجات
یعنے فضل خدا ملنے کے آدمی کو لایق بناتی ہے نیک
اعمال ہے نہ حضرت مسیح کی مصلوبی علاوہ بریں ان
تصلیب مسیحی کو ذریعہ نجات ماننا اوس حکم الٰہی کے مخالف
ہے جو معرفت سے حضرت موسی کے توریت مین کہا
گیا دیکھو کتاب احبار ۱۸ باب آیت ۵ (سو تم میرے
قانون اور میرے حکمون پر عمل کرو۔ جو کوئی انپر
عمل کرے تو وہ ان سے جئیگا) بلکہ لازم آتا ہے کہ
اگر نجات کی تجویز سے تصلیب مسیحی کو مسٹر صاحب
مراد لیوین تو خود انکا قول باطل ہووے (اور آخر کا
وہ تجویز نجات جو توریت و انجیل مین ظاہر ہوئی
ہے منسوخ نہین ہوسکتی) کیونکہ توریت مین نجات

کی وہ تجویز خدا یتعالیٰ نے نہرائی تہی جو کتاب احبار
سے اوپر مذکور ہوی - اور یہ اوس سے علحدہ ہے - باقی آیندہ

بقیہ ایک عیسائی اور محمدی کی بات چیت

امر دوم تمام بنی آدم حضرت آدم کے گناہ کرنے سے
گنہگار ہوگئے اس سے دو جواب ہین اول تو حضرت
حزقیل علیہ السلام اپنی کتاب حزقیل باب ۱۸ - آیت
۲۰ مین بحکم خداوند کریم فرماتے ہین کہ وہ جان جو
گناہ کرتی ہے سو ہی مریگی بیٹا باپ کی بدکاری
کا بوجہ نہین اوٹہاویگا اور نہ باپ بیٹے کی بدکاری
کا بوجہ اوٹہاویگا صادق کی صداقت اسی پر ہوگی
اور شریر کی شرارت اسی پر پڑیگی انتہی - دوم
یہ سراسر ظلم بہی ہے کہ گناہ تو حضرت آدم باغ
عدن مین کرین اور مارے جائین شیر خورے
بچے اہی بابو صاحب کیا عدل اسی کا نام ہے یہ تو
وہی سکہان شاہی پنجابی مثل آپ کے عقیدے
پر صادق آتی ہے (نانی خصم کرے دوہتے چنی پہرن)
یعنے نانی خاوند کرے اور نواسے مجرم قرار دئے
جاوین - امر سوم - حضرت مسیح کے وجود مین خداوند
تعالیٰ کا اترنا یہ پرانا عقیدہ اہل ہنود کا ہے خدا
جانے حضرات عیسائیون نے کہان سے سیکہا ہی
باوجود حضرات عیسائی تمام پیغمبران عہد عتیق
کا کلام دن رات تلاوت کرتے ہین حالانکہ تمام
کتب سبحانی مین اس باطل عقیدہ کا کہین پتہ
ونشان ہی نہین تہا ان اہل ہنود خدا وندتعالے
و قدوس کو حیوانات اور بعض انسانون مین
آپ کے عقیدے کے طرح اترنا مانتے ہین چنانچہ
پہلا اتاران کے نزدیک مچہہ اوتار ہے اور
اوسکی اترنے کی وجہ وہ یون بیان کرتے ہین
کہ چار ون ویدون کو کوی شخص مغل کر سمندر
مین غائب ہوگیا تہا اس کے پکڑنے کے خاطر
خدا نے مچہہ کی صورت اختیار کی اسی طرح کے
بار خدا یتعالیٰ نے انسانون اور حیوانون کے
وجود مین اوتار لیا ہے عیاذاً باللہ ایک بار
سور کے روپ مین بہی خدا بموجب عقیدہ اہل
ہنود کے اتر چکا ہے اہل ہنود کی تقلید پر آپ
عیسائی بہی خدا کو حضرت مسیح کے وجود مین اور
سفید رنگ کے کبوتر کے وجود مین اوتار مانے
لگے بلکہ آپ کے مفسرین بہی خدا کو حضرت مسیح کے
حواریون مین اتار مانتے ہین چنانچہ پادری عماد
الدین پانی پتی اپنی تفسیر خزانۃ الاسرار مطبوعہ
۱۲۸۵ھ کے صفحہ ۹۴ مین فرماتے ہین کہ جب روح
القدس آئی تو خدا شاگردون مین آگیا اور روحانے
سلطنت کرنے لگا پھر پانی پتی صاحب خداوند
تعالیٰ کو غریبون کے بھیس مین آنا بہی فرماتے ہین
دیکہو تفسیر مذکور صفحہ ۴۴۱ و ۴۴۲ اب دیکہئے
اہل ہنود کے نزدیک خدا کے بارہ اور کئے مرتبہ
حیوانون اور انسانون کے وجود مین اوتارنے
چکا ہے اسی طرح آپ عیسائیون کے عقیدے

بموجب یہی خداوند تعالیٰ کئی بار اوتار لے چکا ہے پہلا
اوتار عیسائیون کے نزدیک مسیح اوتار ہے دوم
سفید رنگ کا کبوتر اوتار سوم حوارین اوتار چہارم
غریبون کے بھیس مین اترنا الغرض چار مرتبہ عیسائی
یہی خداوند تعالیٰ و قدوس کو مختلف وجود مین
مین اوتار مانتے ہین ہم اہل اسلام خداوند کریم
کو ان جھگڑون اور بکھیڑون سے پاک جانتے
ہین احد قادر مطلق مانتے ہین اور یہ یقین کرتے
ہین کہ وہ قادر مطلق بغیر اوتار لینے کے اپنی
قدرت کاملہ سے سب کچھ کر سکتا ہے پھر اوس قدیر
کو اوتار لینے کی کیا ضرورت ہے۔

امر چہارم تمام گنہ گارون کی خاطر حضرت مسیح
مارے گئے یعنے کفارہ ہوے اس کے جواب مین
ہم صرف اتنا ہی کہنا چاہتے ہین کہ جو لوگ غیر قومون
مین سے یعنے اہل ہنود یا چمار وغیرہ جو عیسائی ہوتے
ہین ایک تو وہ عیسائی ہونے سے پہلے گناہ کرتے
تھے آیا حضرت مسیح ان گناہون کے خاطر کفارہ ہوے
یا بعد عیسائی ہونے کے جو گناہ کرین گے اون کے
واسطے کفارہ ہوے اگر آپ فرمائین کہ پہلی حالت
مین جو لوگ گناہ کرتے تھے انکی خاطر حضرت مسیح کفارہ
ہوے اور بعد عیسائی ہونے کے سچا عیسائی گناہ
ہی نہین کرتا جیسے عوام عیسائی کہا کرتے ہین ہم کہتے
ہین کہ یہ کہنا عیسائیون کا بالکل غلط ہے کہ سچا
عیسائی گناہ نہین کرتا اے حضرت سچے عیسائی
تو ایک طرف آپکے عقیدے مین داخل ہے کہ پیغمبر

اور نبی حالت نبوت اور پیغمبری مین گناہ کرتے
تھے اور ان کی پیغمبری اور نبوت گناہ کرنے سے
باطل نہین ہوتی دیکھو کتاب طریق الحیات مطبوعہ
۱۸۶۷ء مولفہ پادری فنڈر صاحب سے صفحہ ۲۹
علاوہ ازین اس زمانے کے سچے عیسائی کس باغ
کی مولی آپ خاص الخاص حضرات حوارین کیطرف
خیال فرمائین کہ جنہون نے خاص حضرت مسیح سے دست
مبارک سے اصطباغ لیا اور مدت دراز تک شرف
خدمت بھی حاصل کیا وہ بعد عیسائی ہونے کے
ذیل گنہ گار رہ گئے دیکھئے اول یہودہ حواری جسکی
حق مین تخت نشینی کا وعدہ فرمایا حضرت مسیح نے فرمایا
دیکھو انجیل متی باب ۱۹۔ آیت ۲۹ اور لوقا باب
۲۲۔ آیت ۲۸ سے ۳۰ تک اور یہ یہودہ ایسا
سچا ایماندار تھا جو اوس کے ہاتھ سے معجزات
بھی ظاہر ہوتے تھے دیکھو تفسیر خزانۃ الاسرار
مطبوعہ ۱۸۷۵ء از تصنیف پادری عماد الدین پانی
پتی کے صفحہ ۱۱۲ سطر ۹ مین صاف لکھا ہے کہ یہودہ
اسکریوطی نے معجزے کئے اور ایک بڑی بیماری کی
دلیل یہودہ کی معتبری پر یہ ہے کہ حضرت مسیح کا
خزانچی بھی یہی تھا یعنے زر نقد کی تھیلی رکھنے کا
کام یہودہ کے سپرد تھا دیکھو انجیل یوحنا باب
۱۳۔ آیت ۲۹ انتہی۔ پھر ایسے سچے عیسائی نے
بعد ایمان لانے کے حضرت مسیح علیہ السلام کو تیس
روپیہ رشوت لیکر یہودیون کے ہاتھ گرفتار کرا دیا
دیکھو انجیل متی باب ۲۶۔ آیت ۱۴ اور حضرت پطرس

اعظم الحوارین نے بعد ایمان لانے کے جھوٹی قسمین کہائین
بلکہ حضرت مسیح علیہ السلام کی رسالت کا بھی انکار کیا
لعنت کفر کفر نباشد تین بار حضرت مسیح کے نام پر لعنت
ہے سی دیکھو انجیل متی باب ۲۶ - آیت ۷۲ و ۷۳
اور تمام حوارین کو حضرت نے لاچار ہو کر بے ایمانی
کا خطاب دیا دیکھو انجیل مرقس باب ۱۶ - آیت ۱۴
اب انصاف سے غور فرمائے کہ پیغمبر اور نبی اور خاص
حواری تو ایکی سبیل سے بموجب گنہ گار ٹہرین اور
چمار اور خاکروب لالچ سے مارے جو عیسائی ہو جائین
وہ بعد عیسائی ہونے کے گناہون سے پاک اور
معصوم ہو جائین کون عاقل خدا ترس اس بات
کو قبول کر سکتا ہے کہ عیسائی بعد عیسائی ہونے کے
گناہ نہین کرتے اور ہم کہتے ہین کہ بیشک عیسائی بعد
عیسائی ہونے کے گناہ کرتے ہین اور کرتے مرگئے اور
کرتے مرین گے جب عیسائی بعد اصطباغ کے گناہ
سے بچ نہین سکتے تو بموجب خط عبرانیون باب ۱۰
آیت ۲۶ و ۲۷ کے دوم خط پطرس باب ۲ آیت
۲۰ کے ان کے لئے کہلا جہنم تیار ہے اور ہمارے
نزدیک بعد ظاہر ہونے اسلام کے عیسائی مذہب
اختیار کرنا گویا دوزخ کی چاہ بیان جیب مین ڈالنا
ہے یہ تمام تقریر سنکر بابو صاحب کے ہوش پراگندہ
ہوگئے جواب سے لاجواب ہوے مارے شرمندگی
کے منکہ زبان سے صرف سلام کہکر رخصت ہوگئے
فقلا والسلام علی من اتبع الہدی۔

راقم - الدین - جلد ساز - از لودیانہ۔

پادری تہاکرداس کے استفسار کی مٹی خراب

ناظرین اخبار منشور محمدی پر واضح ہو کہ اخبار نور افشان
نمبر ۳۵ جلد ۱۶ مین ایک استفسار از جانب پادری
تہاکرداس باین مضمون شایع ہوا ہے کہ قرآن
کی تعلیم کثرت ازواج بمعہ طلاق مین اور کنجری
بازی مین کیا فرق ہے اس استفسار کے جواب
مین کسی اہل اسلام نے اخبار ریاض ہند امرتسر مطبوعہ
۲۰ ستمبر ۱۸۸۹ء نمبر ۳۰ جلد ۳ مین اسی استفسار کی
صورت بعینہ توریت کی تعلیم کثرت ازواج بمعہ طلاق
پیش کرکے پادری تہاکرداس سے دریافت کیا کہ
ایسی تعلیم اور کنجری بازی مین کیا فرق ہے اب
مقتضائے انصاف تو یہ تہا کہ پادری صاحب اپنے
بیہودہ سے دست بردار ہو کر توبہ کرتے کیونکہ عیسائیون
کے نزدیک توریت کلام الٰہی ہے اور کلام الٰہی
پر اعتراض کرنیوالا عیسائیون کے نزدیک بھی مردود
ہے اور خوبی یہ کہ اس اعتراض بیہودہ کو خود علمائے
مسیحی نے رد کیا ہے اور تسلیم کر لیا ہے کہ ضروریہ
اعتراض بیہودہ اور سراسر تہذیب کے خلاف
ہے چنانچہ سرگروہ علمائے مسیحی پادری عبداللہ
آتہم صاحب امرتسری اخبار نور افشان ۳۷ جلد ۱۶
مین ازراہ انصاف فرماتے ہین کہ جو اعتراض تہاکر
داس کا کثرت ازواج اور طلاق قرآنی پر ہے وہی
توریت پر بھی عاید ہوتا ہے اور جناب اڈیٹر صاحب
اخبار نور افشان بھی پادری عبداللہ آتہم صاحب کی

اس راست بیانی پر اتفاق فرماتے ہین اور مسٹر حسام الدین صاحب نے بعد رد آپ سے استفسار سے اپکی تہذیب کا جو خاکہ ارایا ہے ہدیۂ ناظرین کیا جاتا ہے وہو ہذا "اخیر مین ہم یہ بھی کہتے ہین کہ پادری صاحب نے ان عورتون کی مثال بازاری کنجریون سے دی ہے ہم اس وقت قرآن کا لحاظ رکھکر نہ بولے ہین نہ اب بولتے ہین کیا بازاری کنجری والی مثال شایستہ مثال ہے؟ کیا ایسی مثالین مسیحی علم ادب کو زیب دیتی ہین؟ کیا ایسی مثالین مسیحیون کی معمولی گفتگو مین شاندار معلوم ہوتی ہین؟ کیا ہم اپنے بچون کے سامنے طلاق اور تعدد ازدواج پر کنجری بازی سے مثال دیکر گفتگو کر سکتی ہین؟ مجھے مہربانی فرماکر معاف فرماوین پادری صاحب آپکی یہ مثال مسیحی تہذیب سے محض برخلاف ہے میرا ارادہ لکھنے کا نہ تہا مگر ہمارے بزرگ حضرت مولانا مولوی اتہم صاحب کی مختصر رائے نے جو نہایت عمدہ ہے آمادہ کیا راقم حسام الدین از بمبئی" (از اخبار نور افشان نمبر ۴۰ جلد ۱۶) اور اسی اخبار (نور افشان) مین پادری عبد اللہ اتہم صاحب فرماتے ہین کہ پادری تہاکرداس نقل اور عقل سے بجاے خواہش اور خیال سے بہت کام لیتے ہین دیکھئے بموجب فرمانے پادری عبد اللہ اتہم صاحب کے آپکو عقل و نقل سے کام لینا نہین آتا صرف ہوائی نفس اور اپنی ہی گمان فاسد سے کام چلانا آتا ہے اب اس سے بڑہ کر ہلی ماس آپکو کیا خطاب دین اور بموجب قول مسٹر حسام الدین صاحب آپکو تہذیب نصیب ہی نہین اسلئے مسٹر حسام الدین صاحب نے اپکی تہذیب مذہب عیسوی کے خلاف اور گندی مثالین اور زیادہ گوئی کا خاکہ ارایا ہے شرم! شرم!! شرم!!! جسکے بہائی بندہی ذلت کی خاک اوس کے منہ مین بہر بہر پہر بہی اگر وہ شخص اپنے بیہودہ پن سے باز نہ آوے تو اس سے بڑہکر اور کیا بیحیائی اور بیعزتی ہوگی اگر پادری تہاکرداس کو اپنے علمی مادہ پر کچہ بہروسہ ہے تو مرد میدان بنین اول چار منصف جن مین دو ہندو صاحب خواندہ جو اپنی قوم مین شریف و نجیب مشہور و معروف ہون اور ایک عالم اہل اسلام مین سے اور ایک معزز علماے مسیحی مقرر کئے جائین پہر آپ وہی استفسار اخبار نور افشان مین شایع فرمائین اور ہم آپ سے جواب مین جو کچہ ہم سے خدا کرای لکہین پہر ہر دو جانب کی تقریرین منصفان قرار دادہ کی خدمت مین ارسال کیجائین جسطرف کل منصف فیصلہ دین یا کثرت راے ظاہر ہو پہر وہ فیصلہ نور افشان مین طبع ہو تب حق و باطل مین تمیز ہو سکتی ہے اور صرف آپ سے خیالی پلاؤ کو کوئی دانا عیسائی اور اہل اسلام پسند نہین کرتا چونکہ تقریر مذکورہ بالا سے بخوبی معلوم ہو گیا کہ آپ سے خیالات فاسد کو خود آپ کے بہائی بندہی بیہودہ اور لغو خیال کرتے ہین اسلئے اپکا جواب لکہنا بدون مقرر کئے منصفون کے کیا فائدہ دیگا اب تہاکرداس کو مناسب ہے کہ ایکماہ کے اندر اندر انتظام کرکے پہر اپنا استفسار نور افشان مین چہاپ دین اگر اسبات سے تہاکرداس نے پہلوتہی کی تو اپنے عیسائی بہائیون مین مونہ نہین دکہا سکتے۔ فقط

راقم الہ دین لودیانوی۔ ۱۰ اکتوبر ۱۸۸۸ء۔

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین محمد شریف کے باہتمام چہپا